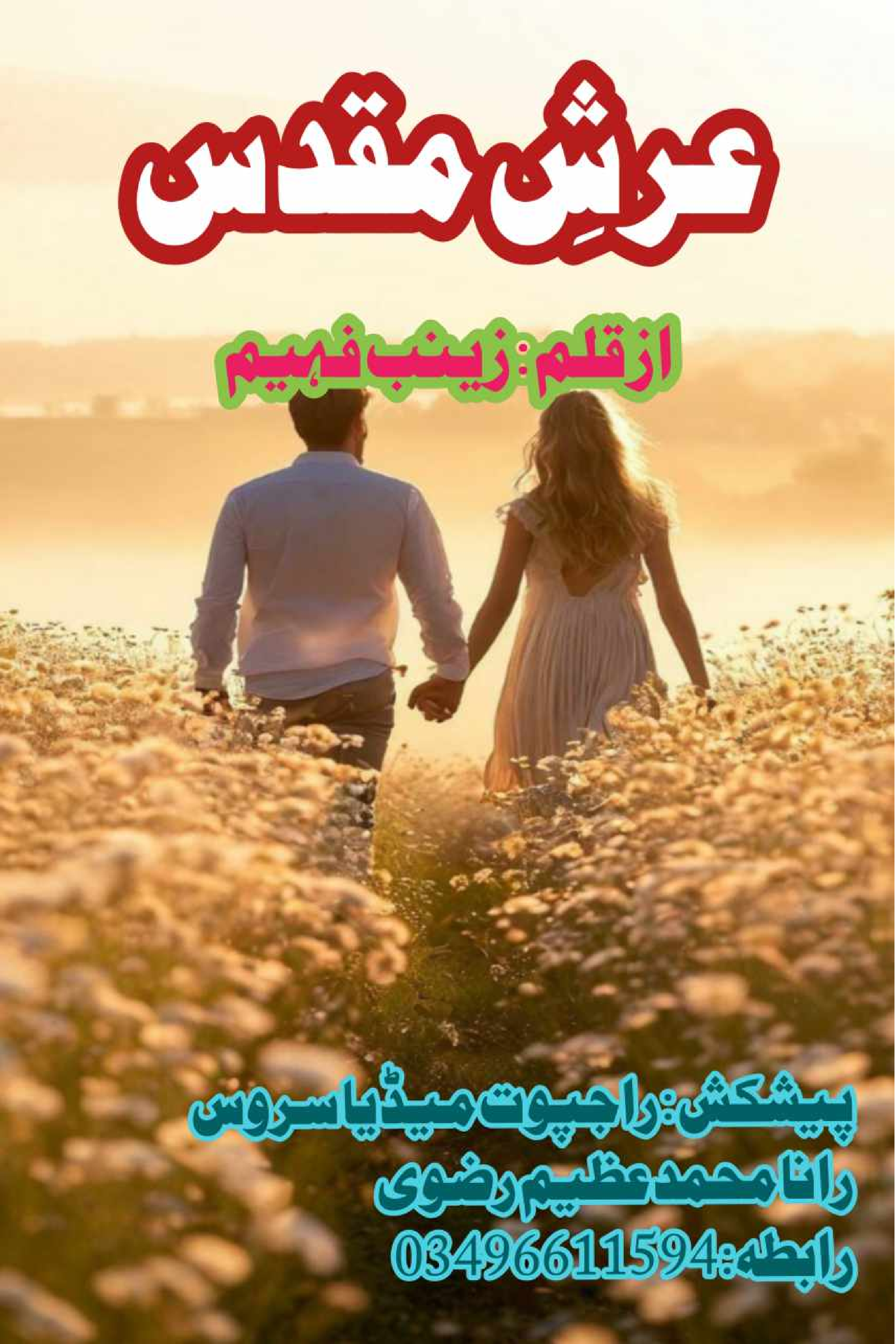

عرشِ مقدس
ازقلم: زینب فہیم
پیشکش: راجپوت میڈیا سروس
رانا محمد عظیم رضوی
رابطہ:03496611594

یااللہ عزّوجل — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد — یارسول اللہ ﷺ

السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

معزز ممبران: آپ کا گروپ ایڈ من رانا محمد عظیم رضوی آپ سے مخاطب ہے۔

سب سے اہم بات:

راجپوت میڈیا سروس کے کسی بھی گروپ میں قادیانی، مرزائی، احمدی، لاہوری گروپ، گستاخ رسول ﷺ، گستاخ امہات المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہما، گستاخ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، گستاخ اہلبیتِ اطہار رضی اللہ تعالی عنہم، مرزا انجینیئر عرف پلمبر کے اسٹوڈنٹس یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے ذہنی و اخلاقی طور پر معاون یا حامی ہوں ان کے لیئے گروپ میں کوئی بھی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے اشخاص کسی بھی صورت گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فی الفور خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ درج ذیل نکات کو توجہ سے پڑھ لیں۔

- گروپ میں صرف **PDF** فائل ارسال کی جاتی ہیں۔
- گروپ میں تعلیم یافتہ سمجھدار و دانا ممبران موجود ہیں۔ اس لیے اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے گروپ کے قواعد و ضوابط پر عمل کریں۔ بصورتِ دیگر معزز ممبران کی بہتری کے لیے آپ کو گروپ سے خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی دوسرے ممبر کے انباکس میں کسی بھی قسم کا پیغام، کال یا مس کال نہیں کرے گا۔ شکایت موصول ہونے پر فوراً کاروائی کرتے ہوئے راجپوت میڈیا سروس کے ماتحت تمام گروپوں سے خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔
- اگر کسی بھی ممبر کو گروپ سے متعلق کسی بھی قسم کی تجویز یا شکایت ہے تو ایڈ منز سے رابطہ کیجئیے۔
- گروپ میں ارسال کی جانے والی تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے ارسال کی جاتی ہیں۔ جو کتاب دستیاب نہیں ہوتی اس کے لیے معذرت کر لی جاتی ہے۔
- راجپوت میڈیا سروس کے تمام گروپس میں شامل ہونے کے لیے دیئے گئے ایڈ منز کے واٹس ایپ نمبرز پر صرف بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار کریں۔

نوٹ: راجپوت میڈیا سروس کے کسی بھی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب گروپ فی سبیل اللہ ہیں۔ صرف آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

رانا محمد عظیم رضوی
http://wa.me/923496611594

قاری فیاض احمد چشتی
http://wa.me/923008100974

سنی اسلامک کتب:
https://chat.whatsapp.com/G4Md8bKJjHL0BYOYupOXg9

فہیم کتاب گھر:
https://chat.whatsapp.com/KeRU6XFkqARKwDUgsU0Izg

فہیم ناول وڈائجسٹ:
https://chat.whatsapp.com/JrIUKJcqnqNI1RwLamthSi

راجپوت میڈیا سروس گروپس لنکس

گروپ میں ایڈ ہونے کے لیئے گروپ کے نام یا تصویر پہ کلک کریں

راجپوت میڈیا سروس (بوائز)

فہیم ناول وڈائجسٹ

راجپوت میڈیا سروس (گرلز)

فہیم کتاب گھر

فہیم اخبار و میگزین

سُنّی اسلامک کتب

اسلامی و اصلاحی تحریریں

اداس لوگ سنہری یادیں

سُنّی اسلامک کتب ٹیلی گرام چینل

فہیم کتاب گھر ٹیلی گرام گروپ

لنک ری سیٹ ہونے یا کام نہ کرنے کی صورت میں اس نمبر پر رابطہ کریں

رانا ایم اے رضوی 03496611594

عرشِ مقدس

محترم قارئین!

راجپوت میڈیا سروس (RMS) کے تحت مشہور و معروف مصنفہ زینب فہیم صاحبہ کا نیا ناول (عرشِ مقدس) آپ لوگوں کے لیے پی ڈی ایف کتابی صورت میں پہلی بار فہیم ناول وڈا ئجسٹ کی جانب سے پیشِ خدمت ہے۔

راجپوت میڈیا سروس کی جانب سے مشہور و معروف مصنفین کے ناولز پی ڈی ایف میں دستیاب ہیں اور نئے مصنفین کے ناولز کہانیوں اور افسانوں کو پی ڈی ایف کی زینت بنا کر آپ لوگوں کے خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

زینب فہیم صاحبہ کے واٹس ایپ چینل کا لنک درج ذیل ہے۔ جلدی سے چینل کو فالو کریں اور دیگر احباب سے بھی فالو کرائیں اور لنک کو آگے شیئر کریں۔

واٹس ایپ چینل لنک: https://whatsapp.com/channel/0029Vb5elJa5fM5imng9OG32

دعاؤں کا طالب: رانا محمد عظیم رضوی

واٹس ایپ لنک: http://wa.me/923496611594

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عرشِ مقدس

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔۔

"کیوں۔ مجھے میری زندگی اپنی مرضی سے گزارنے کا پورا حق ہے۔۔ میں تم جیسے انسان کے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔"

"میرے جیسا انسان تمہیں کہیں بھی نہیں ملے گا۔۔"

"اگر تم جیسا چاہیے ہوتا تو تمہیں کیوں چھوڑتی۔ مجھے تم سے بہتر کی تلاش ہے۔۔"

"تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہی ہو۔۔"

ہٹو آگے سے بہت دیکھے ہیں تم جیسے۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل گئی۔

تُجھے دادی بلا رہی ہیں۔

اچھا۔ تُو چل میں آیا۔

یہ کہہ کر مقابل نے سگریٹ بجھائی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔"

آ جاؤ۔

السلام علیکم دادو۔

وعلیکم السلام۔

آپ نے مجھے بلایا۔۔

"ہاں۔ مجھے تم سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

جی بولیں دادو۔

سب نے کہا۔

"جب عرش پانچ سال کا تھا۔ تم لوگوں کو یاد ہو گا کہ میں گاؤں گئی تھی۔ عائشہ اور حسن سے ملنے۔۔"

جی۔

"تب عائشہ کی بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ مجھے پتا وہ بچی اتنی پسند آئی کے میں نے عائشہ اور حسن کو بول دیا کے یہ میرے عرش کی دلہن بنے گی۔"

دادو آپ یہ کیا کہہ رہی ہے۔۔

عرش نے کہا۔۔

ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔

دادو نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

عرش خاموش ہو گیا۔

"اب مجھے کل حسن کا فون آیا۔ وہ کہہ رہا تھا کے مقدس بیس سال کی ہو گئی۔ وہ مقدس کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تم سب جانتے ہو کہ میں اپنی زبان سے نہیں پھیرتی۔اس لیے میں اپنے کہے کے مطابق عرش اور مقدس کی شادی کرنا چاہتی ہوں۔میں چاہتی ہوں کہ تم سب میری بات کا مان رکھو اور مقدس کو بیاہ کر لاؤ۔۔

میں آپ سب سے ایک بات پہلے ہی کلیر کرنا چاہتا ہوں۔میں شادی نہیں کرونگا۔

عرش نے کھڑا ہو کر کہا۔

عرش نیچے بیٹھ جاؤ۔

عرش کے والد نے کہا۔۔

"ابو میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔آپ بلال کی یا احمر کی شادی کروا دیں۔"

عرش نے اپنے کزنز بلال اور احمر کی طرف اشارہ کیا۔

'اماں نے تم سے شادی کے لیے کہا ہے۔اِن سے نہیں۔۔'

پر ابو۔۔

عرش مجھے کچھ نہیں سننا۔۔

عرش اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

شاہد ایوب اور صائمہ ایوب کے دو بچے تھے۔ سکندر ایوب اور عائمہ ایوب۔۔

سکندر ایوب کی شادی انیلہ مغل سے ہوئی تھی۔ جو کے ان کی دور کی رشتے دار تھی۔ ان کے دو بچے تھے۔ عرش سکندر اور ماہ نور سکندر۔۔ عرش تین سال کا تھا تب ماہ نور پیدا ہوئی تھی۔

عائمہ ایوب کی شادی سکندر ایوب کے دوست سے ہوئی تھی۔۔ عائمہ اور حمین شیخ کے بھی دو بچے تھے۔ بلال شیخ اور احمر شیخ۔۔ بلال اور احمر میں ایک سال کا فرق تھا۔ عرش بلال سے ایک سال اور احمر سے دو سال بڑھا تھا۔۔ تینوں کی بورنگ بہت اچھی تھی۔۔

مقدس بیٹا کہاں ہو۔۔

"اماں میں کچن میں ہوں۔"

کیا کر رہی ہو کچن میں؟

"چائے بنانے کی کوشش۔۔"

ہائے ربا۔

عائشہ بیگم فوراً کچن میں گئیں۔

"کتنی بار منع کیا ہے کہ مقدس کچن میں نہ جایا کرو۔۔اگر کچھ لینا ہو تو مجھے کہا کرو"

"اماں میں تو بس آپ کے لیے چائے بنانے لگی تھی۔"

"اماں کی جان جب کچن کے کام نہیں آتے تو کیوں کرتی ہو۔"

"بس دل کرتا ہے اماں کے آپ کے لیے چائے بناؤ۔"

"اچھا یہ سب چھوڑو کمرے میں جاؤ اور کل کے لیے کوئی اچھا سا جوڑا نکالو۔"

کیوں اماں؟

"بیٹا کل عرش کے گھر والے آرہے ہیں۔"

اچھا اماں۔

مقدس شرما کر کچن سے باہر نکل گئی۔۔

"پگلی۔ اللہ بس میری بچی کے نصیب اچھے کریں۔

آمین"

عمران چوہدری اور سکینہ چوہدری کا ایک بیٹا تھا۔ حسن چوہدری۔ حسن چوہدری کی شادی عائشہ عالم سے ہوئی تھی۔ جو رشتے میں ان کی خالہ کی بیٹی لگتی تھی۔۔ شادی کے دو سال کے بعد ان کے گھر بیٹی پیدا ہوئی۔ جس کا نام انہوں نے مقدس رکھا تھا۔ مقدس کے بعد وہ کبھی ماں نہیں بن سکی۔ مقدس میں دونوں کی جان بستی تھی۔۔ انہوں نے مقدس کی تعلیم پوری کروائی اور اب اس کی شادی کرنا چاہتے تھے۔ قدس بہت معصوم تھی اور خوبصورت بھی۔ گاؤں میں رہنے کے باوجود بھی وہ دنیا کی چالاکیوں سے دور تھی۔

مقدس بچپن سے اپنے نام کے ساتھ عرش کا نام سنتی آئی تھی۔۔وہ عرش کو بنا دیکھے ہی پسند کرنے لگی تھی۔۔

جہاں عرش کا نام آتا۔وہ شرمانا شروع ہو جاتی۔۔

دادو عرش کے کمرے میں گئی۔ عرش بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔دروازہ کھولنے کی آواز پر سیدھا ہوا۔دادو کو دیکھ کر بولا۔

"دادو آپ مجھے بلا لیتی۔"

"کوئی بات نہیں مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی۔"

'جی بولیں'

بیٹا میری بات تحمل سے سننا..

"جی دادو"

"بیٹا مقدس بہت پیاری بچی ہے۔ پڑھی لکھی ہیں۔ خوبصورت ہے۔ اور سب سے بڑھ کر بہت معصوم ہے۔۔ آج کل کی چالاکیوں سے دور ہے۔ وہ بچی بچپن سے تمہارے نام پر بیٹھی ہے۔"

دادو میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔

کیوں؟

آپ جانتی ہیں سب۔۔

"بیٹا ایک لڑکی کی وجہ سے تم اپنی زندگی خراب تو نہیں کر سکتے۔"

"دادو میں کیا کرو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی۔"

"بیٹا تم مقدس کے ساتھ شادی کر لو۔ وہ بہت چلبلی لڑکی ہے۔ تمہیں کبھی اداس نہیں ہونے دے گی اور نہ ہی پریشان۔۔"

"ٹھیک ہے دادو میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔۔"

"پھر کل ریڈی رہنا۔ کل ہم گاؤں کے لیے نکلے گے۔ پھر تمہارے نکاح ہو گا۔"

"جی بہتر دادو۔۔"

جیتے رہو میرے بچے۔

یہ کہہ کر دادو کمرے سے باہر نکل گئی۔

سب گاڑیاں لے کر گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ سکندر ایوب کی فیملی اور عائمہ شیخ کی فیملی۔۔

تین گھنٹے کے بعد وہ گاؤں میں پہنچ گئے۔۔ سب کا استقبال بہت اچھے سے کیا گیا۔ عرش کو گھٹن محسوس ہوئی تو وہ کھلے آسمان کے تلے آکر کھڑا ہوا۔ عرش اپنے دھیان میں تھا جب اچانک اس کی نظر سامنے کھڑی لڑکی پر پڑی۔ وہ لال سوٹ میں ملبوس تھی۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ عرش اس کو دیکھنے کے لیے آگے بڑھا۔ وہ کسی بچے سے بات کر رہی تھی۔۔

"دیکھو تم میرے پیارے بھائی ہو نا جاؤ میرا کام کر دو۔"

"آپی آپ ہر بار مسکے لگا کر کام کروا لیتی ہیں۔ پھر اپنی باری کام نہیں آتی۔۔"

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ زیادہ باتیں نہیں بناؤ۔ جاؤ بول لے کر آؤ۔ ایک دو گیم کھیلتے ہیں۔ پھر میرے ہونے والے شوہر نے آنا ہے۔"

عرش اس کی باتیں سن کر بے اختیار مسکرا رہا تھا۔

"ویسے آپی آپ کے شوہر کا نام کیا ہے؟"

عرش سکندر ایوب۔

"نام تو بہت اچھا ہے آپی"

"میں نے اُن کو کبھی دیکھا تو نہیں۔ لیکن وہ بہت خوبصورت ہونگے۔"

مقدس نے شرماتے ہوئے کہا۔

عرش بہت مہوت ہو کر مقدس کو دیکھ رہا تھا۔ جب ہوش میں آیا تو وہاں کوئی تھا۔

عرش کو اپنا وہم لگا۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر چلا گیا۔۔

کہاں چلے گئے تھے بیٹا۔۔

سکندر ایوب نے پوچھا۔

ابو میں کھلے آسمان میں تھا۔ گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔

"اچھا۔ آ جاؤ ابھی تمہارا نکاح شروع ہونے لگا ہے۔"

جی ابو۔

پندرہ منٹ کے بعد دونوں کا نکاح ہو گیا۔۔

دو انجان لوگ اس بندھن میں بندھے تھے۔

اب یہ رشتہ پروان چڑھتا ہے یا نہیں۔

نکاح کے بعد مقدس کو عرش کے برابر لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔ عرش نے مقدس کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ رخصتی کے بعد ہی چہرا دیکھے گا۔

سب نے اس کی خواہش کا احترام کیا۔۔ سب لوگ رات وہی رکے تھے۔

اگلے دن ناشتے کے بعد رخصتی ہوئی اور سب لوگ واپسی کے لیے روانہ ہوئے۔۔

گھر پہنچ کر مقدس کو عرش کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔ ایک گھنٹے کے بعد عرش کمرے میں آیا۔

مقدس کا چہرا دیکھے بغیر بولا۔

"دیکھو میں نے یہ شادی صرف دادو کی وجہ سے کی ہے۔ مجھے تم میں کوئی سروکار نہیں۔ ہم اس کمرے میں رہیں گے۔ انجام بن کر تم اپنے کام سے کام رکھو گی اور میں اپنے کام سے کام رکھو گا۔ تم مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا۔"

مقدس جو اتنی خوش بیٹھی تھی۔ عرش کی باتیں سن کر بے آواز رونے لگی۔

"میں صرف فارمیلٹی کے لیے تمہارا گھونگھٹ اٹھا دیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عرش نے مقدس کا گھونگھٹ اٹھایا۔

عرش نے گھونگھٹ اٹھایا وہ ساکت رہ گیا۔

وہ وہی لڑکی تھی۔ جیسے وہ اپنا وہم سمجھ رہا تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ اوپر سے اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہوئی تھی۔ وہ اسے اور خوبصورت بنا رہی تھی۔

عرش کو اپنے بولے گئے الفاظوں پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔ پر اب وہ بول چکا تھا۔ عرش نے گھونگھٹ نیچے کیا اور سٹڈی میں چال گیا۔۔

پیچھے سے مقدس بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔

"مجھے ایک بار بولنے سے پہلے منہ دیکھ لینا چاہیے تھا۔"

عرش سیڈی میں بیٹھا بول رہا تھا۔

وہ پندرہ منٹ کے بعد باہر نکلا۔ مقدس کمرے میں نہیں تھی۔

"یہ کہاں گئی۔"

تبھی عرش کو واشروم سے پانی گرنے کی آواز آئی۔ وہ بیڈ پر ویڈروپ کی طرح بڑھا ٹراؤزر شرٹ نکالا اور سیڈی میں چینج کرنے چلا گیا۔

جب باہر نکلا تو مقدس واشروم سے باہر نکل رہی تھی۔ وہ نہا کر نکلی تھی۔ وہ پنک کلر کے سوٹ میں ملبوس تھی۔ وہ پیاری لگ رہی تھی۔ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج گئی تھی۔

بے اختیار عرش آگے بڑھا اور باری باری دونوں آنکھوں پر بوسہ دیا اور اس کے گرد بازو حمائل کر لیے۔

مقدس کے آنسو بے اختیار نکلنے لگے۔ جب اسے اپنی بے اختیاری کا علم ہوا تو عرش مقدس سے دور ہوا اور بنا مقدس کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گیا۔

رات کے گیارہ بجے عرش کمرے میں واپس آیا۔ مقدس سو رہی تھی۔ سوتے وقت وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ عرش کمرے میں موجود صوفے پر لیٹ گیا۔

مقدس کی طرف دیکھتے۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

فجر کے وقت مقدس کی آنکھ کھلی۔ عرش کو صوفے پر سوتا دیکھ۔ آنسو ایک بار پھر سے بہنے لگے۔ مقدس نماز کے لیے اٹھی۔ وضو کر کے مقدس جائے نماز ڈھونڈنے

لگی۔ مقدس کا ہاتھ لگنے کی وجہ سے گلاس کر گیا۔گلاس گرنے کی آواز سے عرش اٹھا۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

نیند سے بوجھل آواز میں کہا۔

"جائے نماز۔"

سائیڈ ڈرار میں ہے۔

مقدس نے جائے نماز نکالی۔

"قبلہ کس سائیڈ ہے۔"

عرش ے ہاتھ سے الماری کی طرف اشارہ کیا۔

مقدس نے نماز پڑھنی شروع کی۔ عرش بھی اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا۔۔

مقدس نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو عرش نے نماز پڑھنی شروع کی۔۔

عرش نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مقدس سے بولا۔

"ایک کپ چائے بنادو۔"

کون!

تم۔

اچھا۔

مقدس کچن میں آئی ۔ فریج سے دودھ نکالا اور چولہے پر رکھا۔ پھر پتی چینی ڈھونڈنے لگی۔ کیبنٹ سے پتی چینی نکالی اور دودھ میں ڈالی۔ چائے ابلی۔ مقدس نے کپ پکڑا اور چائے ڈال دی۔

مقدس چائے لے کر اوپر آگئی۔

مقدس نے چائے عرش کو دی۔ عرش نے چائے لی اور بالکنی میں چلا گیا۔

مقدس واپس سونے کے لیے لیٹ گئی۔

عرش نے چائے کا سپ لیا ویسے ہی باہر نکال دی۔ چائے بہت بدمزا بنی تھی۔ پتی چینی فل تیز اور چائے کچی۔

عرش اندر گیا اور بولا۔

"تمہیں چائے نہیں بنانی آتی تھی تو بول دیتی۔ صبح صبح منہ کا ذائقہ خراب کر دیا۔"

مقدس پھر رونے لگی۔

اسے کہاں عادت تھی۔ کام کرنے کی یا باتیں سننے کی۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی۔۔

"بلال تیرا فون آیا ہے۔"

بلال جو کچن میں کھڑا کھانا بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ احمر نے آ کر کہا۔

کس کا فون؟

عرش کا۔

اچھا فون سپیکر پر ڈال۔

احمر نے فون سپیکر پر ڈالا۔۔

ہیلو۔ کیسا ہے بڈی۔

میں ٹھیک تُو سنا۔

میں بھی ٹھیک۔

کیا کر رہا ہے؟

کھانا پکانے کی کوشش۔

"یہ کام چھوڑ اور دونوں فوراً میرے گھر پہنچو۔"

"خیریت تو بڑی"

"نہیں یار"

بتا ہوا کیا ہے۔۔

"تم لوگ پہنچو پھر بتاتا ہوں۔"

'ٹھیک ہے۔ ہم بس آ رہے ہیں۔'

دونوں فوراً کچن سے باہر نکلے اور باہر کی طرف بڑھے۔

عرش دونوں کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

"اب تو کچھ بولے گا بھی کہ نہیں۔"

"تجھے پتا ہے۔ جب میں پندرہ سال کا تھا۔ تو ہم تینوں چھپ کر گھومنے گئے تھے۔"

"ہاں یاد ہے"

"اُس دن میں ایک لڑکی سے ٹکرایا تھا۔ وہ دس سال کی تھی شاید۔"

"ہاں یہ بھی یاد ہے"

"اُسے دیکھتے ہی میں نے تم دونوں سے کہہ دیا تھا۔ کہ میں اسی سے شادی کرونگا۔ کسی اور سے نہیں کروگا۔"

'ہاں پھر تیری شادی مقدس بھابھی سے ہو گئی۔'

"نہیں۔ میری شادی اسی سے ہوئی ہے۔ جسے میں نے دیکھتے ہی اپنا کہہ دیا تھا"

"تو کیا وہ مقدس بھابھی ہی ہیں؟"

ہاں

"تجھے کیسے پتا چلا"

احمر نے کہا۔

"میں نے اس کی آنکھیں دیکھی۔ وہ بلکل ویسی ہی تھی۔ جیسا میں نے دیکھا تھا۔ میں اس کی آنکھیں لاکھوں میں بھی پہچان سکتا ہوں۔

لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو بھی میری وجہ سے آئی ں۔

اس کے لیے میں شاید کبھی خود کو معاف نہ کر سکو۔"

"تو بھابھی کو سب کچھ سچ سچ بتا دے۔"

'بتا دوں گا۔ ولیمے کے بعد۔'

تو کب ہے ولیمہ۔۔

کل۔

"اچھا۔ اب ہم نکلتے ہیں۔"

ہمم۔

بلال حسینہ سے ملنے مال آیا۔

حسینہ اس کے چاچو کی بیٹی تھی۔جو اِسے پسند کرتی تھی۔ لیکن بلال نہیں کرتا تھا۔

بلال اپنی یونیورسٹی کی دوسر کو پسند کرتا تھا۔بلال نے یونی ختم ہونے کے بعد لائبہ کو پرپوز بھی کیا۔اس نے پرپوزل ایکسیپٹ کیا۔۔

آج بلال حسینہ کے کہنے پر اس سے ملنے مال آیا تھا۔

حسینہ اپنے نام کی طرح بہت حسین تھی۔

"ہیلو کزن کیسی ہو۔"

الحمدللہ تم سناؤ۔

میں تمہارے سامنے ہوں فٹ فاٹ۔

"مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔"

ہاں بولو۔

ابھی حسینہ کچھ بولتی کہ بلال کو لائبہ کی کال آئی۔

"ایک منٹ میں یہ کال سن کر آیا۔"

'جلدی آنا'

اچھا۔

بلال نے لائبہ کی کال اٹھائی۔

"بلال مجھے تم سے ملنا ہے۔"

کہاں پر۔

"کیفے میں جہاں ہم ملتے ہیں۔"

"اچھا میں آتا ہوں۔"

"حسینہ مجھے جانا ہو گا۔ ہم کل بات کرتے ہیں۔"

بلال حسینہ کی سنے بغیر چل پڑا۔۔

بلال لائبہ سے ملنے مقررہ جگہ پر پہنچا۔ وہاں لائبہ پہلے سے موجود تھی۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

"ایسی کیا ضروری بات ہے۔ جو تم نے مجھے اتنی جلدی میں بلایا ہے."

"میں اپنی خالہ کے بیٹے سے شادی کر رہی ہوں۔"

بات تھی یاد تھا کہ جو لائبہ نے بلال پر کیا تھا۔

"تم پاگل ہو کیسی باتیں کر رہی ہو۔ میں نے کہا تھا۔ میں تمہارے گھر رشتہ بھیجوں گا"۔

"میں نے بھی کہا تھا کہ اگر رشتہ بھیجنا ہوا تو جلدی بھیجنا۔"

"میں کل ہی رشتہ بھجوا دیتا ہوں۔"

"اب ٹائم گزر گیا ہے۔ میری خالہ نے میرا رشتہ مانگا تو ماما پاپا نے ہاں کر دی۔"

"تم تو ہاں نہیں کی نہ؟"

"میں نے بھی ہاں کر دی ہے۔"

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔"

"کیوں۔ مجھے میری زندگی اپنی مرضی سے گزارنے کا پورا حق ہے۔ میں تم جیسے انسان کے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔"

"میرے جیسا انسان تمہیں کہیں بھی نہیں ملے گا۔"

"اگر تم جیسا چاہیے ہوتا تو میں تمہیں کیوں چھوڑتی۔ مجھے تم سے بہتر کی تلاش ہے۔ جو مل گیا."

"تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہی.."

"ہٹو آگے سے بہت دیکھے ہیں تم جیسے۔

یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل گئی۔۔

احمر مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے؟

حسینہ احمر سے مخاطب ہوئی۔

ہاں بولو۔

"احمر تم جانتے ہو میں بلال کو کتنا چاہتی ہوں۔"

"ہاں۔ لیکن وہ اس چڑیل کے پیچھے پڑا ہے۔"

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔اس کی زندگی ہے۔میں نے یہ کہنا تھا کہ پاپا میری شادی کرنا چاہتے ہیں اور میں بلال کے سوا کسی کے ساتھ زندگی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ تم میری کچھ مدد کردو"

"میں کیا مدد کرو؟"

'کچھ ایسا کے پاپا میری شادی نہ کریں۔'

"سوچنا پڑے گا۔"

"پھر تم سوچ کر مجھے فون پر بتا دینا۔میں چلتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔دھیان سے جانا۔"

ہمم

عرش باہر سے گھر آیا تو مقدس کی آواز سن کر کچن میں آیا۔ کچن وہ عرش کی والدہ (انیلہ بیگم) کے ساتھ کھڑی تھی۔

"آنٹی آپ مجھے چائے بنانی سیکھادیں گی۔"

"ضرور بیٹا پر تم نے چائے بنانی سیکھنی کیوں ہے۔"

"وہ صبح چائے مانگتے ہیں اور مجھے چائے بنانی نہیں آتی۔اس لیے سوچا آپ سے سیکھ لو پاس کھڑی ماہ نور بولی۔

"بھابھی وہ کیا ہوتا ہے۔بھائی کا نام لیں۔"

"میں اُن کا نام کیسے لے سکتی ہوں۔"

منہ سے۔

"مطلب اماں بولتی ہیں کو شوہر کا نام نہیں لیتے۔"

"کیوں؟"

"پتا نہیں۔اماں نے آج تک ابّا کا نام نہیں لیا۔"

"پھر کیا کہتی تھی؟"

'مقدس کے ابّا یا چوہدری صاحب۔

"تو آپ بھائی کو کیا کہہ کر بلائے گی؟"

"جو وہ کہے گے"

"بھابھی آپ کتنی کیوٹ ہیں۔"

ماہ نور نے مقدس کے گال کھنچتے ہوے کہا۔

عرش باہر کھڑا ان کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔

'میری بہو کو نظر نہ لگا دینا۔'

انیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا جی۔

ہاں جی۔

میں کمرے میں جاؤ۔

مقدس بولی۔

ہاں بیٹا جاؤ۔

مقدس کمرے میں آئی تو عرش صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔

مقدس عرش سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کب آئے ہیں؟"

"ابھی"

'اچھا آپ کے لیے کھانا لاؤ'

نہیں۔

اچھا۔

مقدس کمرے سے باہر نکلنے لگی کہ عرش کی آواز پر رکی۔

تم کہاں؟

"آپ کے لیے چائے بنانے جا رہی ہوں۔"

"مجھے چائے نہیں پینی بلکہ تم سے بات کرنی ہے۔"

'جی بولیں۔'

"یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔"

جی۔

مقدس صوفے پر عرش سے دوری بنا کر بیٹھ گئی۔

'پاس ہو کر بیٹھو۔'

'جی'

مقدس تھوڑا قریب ہو کر بیٹھی۔

عرش نے مقدس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کیا۔

"اتنے پاس کہا تھا۔"

"آپ کو کیا بات کرنی ہے۔ جلدی کرے مجھے پھر جانا ہے۔"

'کہاں جانا ہے؟'

کچن میں۔

کیا لینے؟

'آنٹی کے ساتھ کام کروانے۔'

"وہ خود کرلیں گی تم میرے ساتھ وقت گزارو۔"

جی۔

"جی۔"

"آپ بات کریں جو کرنی تھی۔"

میں جو بھی کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔

"میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ میں بچپن سے کسی اور سے محبت کرتا تھا۔ میں نے یہ بات دادو سے بھی کہی تھی۔ دادو نے کہا اگر وہ تمہاری قسمت میں ہوتی تو مل جائے گی۔

پھر ایک دن دادو نے کہا کہ میری تم سے شادی ہے۔ میں نے صاف منع کر دیا۔ میں محبت میں شراکت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ دادو نے مجھے سمجھایا میں مان گیا لیکن دل نہیں مان رہا تھا۔ جب ہم گاؤں پہنچے تو میرے نظر اُسے لڑکی پر پڑی جس سے میں محبت کرتا تھا۔ میں اس میں کھو سا گیا لیکن جب ہوش آیا تو وہ وہاں نہیں تھی۔ مجھے میرا وہم لگا۔

پھر میرا نکاح تم سے ہو گیا۔ میں نے تمہارا چہرا دیکھنے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر رخصتی کے بعد میں نے تمہیں بنا دیکھے ہی اتنا کچھ بول دیا۔
جب میں نے تمہارا گھونگھٹ اٹھایا تو میری دنیا بدل گئی۔ تم وہی لڑکی تھی جسے میں محبت کرتا ہوں۔

تم میرے سامنے آئی تو مجھے لگا کہ میں پھر سے جینے لگ گیا ہوں"

مقدس آنسو یہ سن کر بہنے لگے کہ عرش کسی اور سے محبت کرتا ہے۔ پھر اپنا پتا چلا کہ وہ ہی لڑکی ہے جس سے عرش محبت کرتا ہے۔ تو گیلی آنکھوں کے ساتھ مسکرانے لگی۔

"میں نے بھی جب سے ہوش سنبھالی۔ میں نے اپنا نام آپ کے ساتھ سنا۔ سب مجھے مقدس حسن بہت کم بولتے تھے۔ زیادہ مقدس عرش یا عرش مقدس بولتے تھے۔"

"میں تم سے اپنے ہر رویے کی معافی چاہتا ہوں۔"

عرش نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ مجھے گناہ گار بنانا چاہتے ہیں۔"

مقدس نے عرش کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے معاف کیا؟"

مقدس نے ہاں میں سر ہلایا تو عرش نے مقدس کو گلے لگالیا۔

"شکریہ بیوی۔"

مقدس مسکرادی۔

بلال پوری طرح ٹوٹ گیا تھا۔ وہ بچپن سے حسینہ کی محبت ٹھکراتا آیا تھا۔ آج اس سے اس کی محبت چھین گئی تھی۔ بلال احمر کے کمرے میں گیا۔

احمر کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔

"احمر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔"

"کون"

'لائبہ'

"میں کہتا تھا کہ چھوڑ دے اِسے لیکن تُو نہیں مانا۔ دیکھ لیا نتیجہ۔"

"میں کیا کروں احمر۔"

"تُو میری سنتا ہی کہاں ہے جو میں کچھ بولو۔"

"میں تیری سنو گا۔ تُو بول۔"

پکا۔۔۔

ہاں۔

حسینہ سے شادی کر لے۔'

"کیا حسینہ سے۔"

"ہاں۔"

"میں نے کبھی اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچا۔"

تو اب سوچ لے۔ تجھے بہت پسند کرتی ہے۔"

"میں سوچو گا اس بارے میں۔"

'ضرور سوچ۔ میں نہیں چاہتا کے میں تیری بیو قوفی کی وجہ سے اپنی اکلوتی کزن کھو دو"

کیا مطلب؟

"مطلب کو چھوڑ۔جو کہا ہے سوچ ضرور۔"

ہمم

(دو دن بعد)

عرش اور مقدس کا ولیمہ بہت بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا۔ ولیمے پر پہلی بار بلال نے حسینہ کو کزن کی نظر سے ہٹ کر دیکھا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ بلال نے اپنے دل میں پہلی بار وہ فیلنگز پائی جو وہ آج تک لائبہ کے لیے بھی نہیں پاسکا تھا۔

محبت شاید اسی کو کہتے ہیں کہ دنیا کا حسین سے حسین شخص آپ کے سامنے آجائے۔
لیکن دل صرف اس پر آتا ہے۔
جو آپ کو سب سے مختلف لگے۔دنیا سے زیادہ خوبصورت، حسین..
بے شک جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔پر ملنے میں وقت لگتا ہے..

حسینہ اپنے کمرے میں لیٹی تھی۔جب بلال کب میسج آیا۔

"میں تمہیں ایک جگہ میں لے کر جانا چاہتا ہوں۔اگر چلنا ہے تو پندرہ منٹ میں ریڈی ہو کر باہر آؤ۔"

حسینہ بلال کا میسج دیکھ کر مسکرادی اور تیار ہونے کے لیے اٹھ گئ۔

پندرہ منٹ کے بعد حسینہ بلال کے سامنے تھی۔حسینہ نے بلال کو دیکھا۔

وہ بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔بالو کو سیٹ کیا ہوا تھا۔ہاتھ میں گھڑی اور آنکھوں پر گلاسز لگائے ہوئے تھے۔وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔

بلال تو حسینہ کو دیکھ کر کھو سا گیا۔

حسینہ نے وائٹ کلر کی جینزاور سکائے بلو کلر کی ٹوپ پہنی ہوئی تھی۔بالو کو سٹریٹ کیا ہوا تھا۔میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

بلال کے دل نے حسینہ کو دیکھ کرایک بیٹ مس کی۔

"چلیں۔۔"

ہاں چلو۔

بلال نے ہوش میں آتے کہا۔

بلال حسینہ کو ایک ریسٹورنٹ میں لے کر آیا تھا۔ ریسٹورنٹ بہت خوبصورت تھا۔ دونوں شیشے کے پاس والی ٹیبل پر بیٹھے۔ باہر کا نظارہ بہت دلکش لگ رہا تھا۔

بلال نے مینیو حسینہ کے سامنے کیا۔ حسینہ نے اپنا آرڈر دیا۔ بلال نے ویٹر کو آرڈر دیا ۔ دونوں باتوں میں معروف ہو گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد کھانا آگیا۔ کھانے کے دوران بلال حسینہ سے بولا۔

"کھانا کھانے کے بعد میں تمہیں ایک اور جگہ لے کر جاؤ گا۔"

'کہاں'

"سپرائز ہے۔"

"واؤ۔ سرپرائز ہے۔"

ہمم۔

دونوں نے باتوں کے درمیان کھانا مکمل کیا۔ بلال نے ویٹر کو بل دیا اور ریسٹورنٹ سے نکل گئے۔

بلال حسینہ کو فارم ہاؤس میں لے کر آیا۔ فارم ہاؤس بہت خوبصورتی کے ساتھ ڈیکورٹ کیا ہوا تھا۔

حسینہ ڈیکوریشن دیکھنے میں مصروف تھی۔ جب بلال گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولا۔

"ول یو میری می۔"

حسینہ نے چونک کر بلال کی طرف دیکھا۔ حسینہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے۔

"بولو حسینہ جو تمہارا فیصلہ ہوگا مجھے منظور ہے۔"

"یس آئی میری یو۔"

بلال نے حسینہ کو انگوٹھی پہنائی۔

حسینہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

بلال نے اٹھ کر حسینہ کے آنسو صاف کیے۔

"میں کل ماما پاپا کو تمہارے گھر رشتہ لینے بھیجو گا۔"

حسینہ سے سر ہلا دیا۔

احمر ٹیرس پر کھڑا تھا۔ جب اس کا فون بجا۔ ماہ نور کی کال آرہی تھی۔ احمر نے فون اٹھایا۔

"ہیلو۔"

"بھائی آپ کہاں ہے؟"

"میں گھر۔ کیوں کچھ کام تھا۔"

"بھائی آپ میرے کالج آسکتے ہیں۔"

"کیوں؟"

'آئے پھر بتاتی ہوں۔'

'اچھا میں آیا۔۔'

احمر نے فون بند کیا اور گاڑی کی چابی اُٹھا کر باہر کی طرف چل پڑا۔

ماہ نور کے کالج سے سامنے جا کر احمر نے ماہ نور کو کال کی۔ پانچ منٹ کے بعد ماہ نور باہر آتی دیکھائی دی۔ احمر کی نظر ماہ نور پر اٹھی لیکن پلٹنا بھول گئی۔ وہ پرپل کلر کی فراق میں ملبوس تھی۔ سر پر دوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ وہ احمر کو بہت پیاری لگی۔۔

"تم نے مجھے کیوں بلایا۔"

احمر نے ماہ نور کے گاڑی میں بیٹھتے کہا۔

" وہ عرش بھائی کی نئ نئ شادی ہوئی ہے۔ تو میں نے سوچا ان کو بھابھی کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرنا چاہیے۔ تو میں نے آپ کو بلا لیا۔۔"

"میں اب کیا کرو"

'مجھے گھر چھوڑ دیں۔'

'اچھا'

احمر نے گاڑی سٹارٹ کی۔

"آئسکریم کھاؤ گی؟"

احمر نے راستے میں آئسکریم پارلر دیکھ کر کہا۔

ضرور۔

"کون سا فلیور؟"

چاکلیٹ۔

احمر نے گاڑی روکی اور باہر نکلا۔ احمر نے دو آئسکریم کا کہا۔ دو منٹ کے بعد احمر آئسکریم لے کر آتا دیکھائی دیا۔

'یہ لو۔'

"شکریہ بھائی۔"

"تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں مجھے بھائی نہیں بولنا چاہیے۔"

"کیوں"

"شادی کے بعد بھی کیا بھائی بولو گی"

'کیا مطلب؟'

"کچھ نہیں آئسکریم کھاؤ۔"

ہمم

بلال اپنے کہے کے مطابق عائمہ اور حمین شیخ کے ساتھ رشتہ لے کر حسینہ کے گھر گیا

جب حمین شیخ نے اپنے بھائی سے رشتے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر جب ادونوں نے اپنی اپنی پسند کا اظہار کیا تو وہ مان گئے۔ماں باپ کو بچوں کی خوشی سے زیادہ اور کچھ عزیز ہوتا ہے کیا۔۔ دونوں کا رشتہ پکا ہو گیا۔ جب بلال کی فیملی جانے لگی تو بلال نے جانے سے پہلے حسینہ سے کہا۔

"تیار رہنا بہت جلد تم میری ہو جاؤ گی۔فیوچر مسسز بلال۔"

یہ کہہ کر بلال باہر نکل گیا۔

حسینہ مسکرادی۔خوشی حسینہ کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

جب اپنے من پسند شخص کے ساتھ رشتہ پکا ہوتا ہے۔

تو زندگی جتنی خوبصورت ہوتی ہے۔

اِس سے زیادہ خوبصورت لگنے لگتی ہے۔

عرش مقدس کو لے کر آج باہر گھومنے آیا تھا۔

عرش نے مقدس کو بہت خوبصورت جگہوں کی سیر کروائی۔ایک دم سے مقدس کو اپنی طبیت خراب ہوتی محسوس ہوئی تو اُس نے گھر جانے کی ضد کی۔ عرش اُسے گھر لے آیا۔

قدس گھر آکر سونے کے لیے لیٹ گئی۔ عرش کو مقدس کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ ایسا تو نہیں کرتی تھی۔ عرش سونے کے لیے لیٹ گیا۔جب مقدس کی آواز اس کے کان میں پڑی۔

"آپ صوفے پر سو جائے۔"

"کیوں؟"

"مجھے نہیں پتا بس سو جائے۔"

'مقدس تم ٹھیک تو ہو۔'

"آپ لیٹے رہیں میں۔ خود ہی صوفے پر چلی جاتی ہوں۔"

"تم لیٹی رہو میں جاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عرش تکیہ لے کر صوفے پر چلا گیا۔

عرش مقدس کو لے کر پریشان ہو گیا تھا۔ وہ روڈ بہیو کر رہی تھی۔ جو اس کی نیچر کا حصہ نہیں تھا۔

فجر ٹائم عرش کی آنکھ کھلی۔ پہلی نظر بیڈ پر گئی۔ مقدس صوفے پر نہیں تھی۔ عرش مقدس کو ڈھونڈنے کی غرض سے اٹھا ہی تھا کہ واشروم سے پانی گرنے کی آواز آئی

--

"مقدس تم اندر ہو؟"

عرش نے باہر سے آواز لگائی۔

'مقدس'

عرش نے دو تین بار آواز لگائی۔ لیکن کوئی آواز نہیں آئی۔ عرش نے واشروم کا دروازہ کھولا مقدس واش بیسن میں جھکی ہوئی تھی۔

عرش فوراً آگے بڑھا۔

"مقدس کیا ہوا تمہیں"؟

"پ۔پ۔ت۔پتا نہیں الٹی آرہی ہے"

مقدس نے ہونٹ باہر نکال کر کہا۔ وہ عرش کو بہت کیوٹ لگی۔ مقدس کا پورا چہرا پسینے سے تر ہوا تھا۔ عرش نے ٹیشو پیپر سے مقدس کا چہرا صاف کیا۔

"کیوں آرہی ہے الٹی؟"

پتا نہیں۔

"پورا دن گند بلا کھاتے رہتی ہوں۔ فوڈ پوائزنگ ہو گئی ہو گی۔ صبح ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ گا۔"

مقدس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"چلو سو جاؤ شاباش۔"

عرش نے مقدس کو بیڈ پر لٹایا اور خود صوبے کی طرف بڑھ گیا۔

'آپ کہاں؟'

صوفے پہ۔

"کیا لینے؟"

سونے۔

کیوں؟

'تم نے خود کہا تھا۔'

"وہ پتا نہیں مجھے کیا ہوا تھا۔ آپ میرے پاس سو جائیں۔"

عرش بغیر کچھ کہے صوفے کی طرف بڑھا اور تکیہ اٹھا کر بیڈ پر آکر مقدس کے برابر لیٹ گیا۔ عرش ابھی لیٹا ہی تھا کہ مقدس اس کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی۔ عرش نے مقدس کے گرد اپنے بازو حمائل کر لیے۔

عرش اب مقدس کو لے کر زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔ اس کے موڈ سوئنگ ہو رہے تھے۔ عرش کا ذہن میں ایک خیال آیا لیکن وہ اپنی سوچ کو جھٹلاتا انکھے موند کر سو گیا
احمر اپنے کمرے میں آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بار بار ماہ نور کا خوبصورت چہرا آرہا تھا۔ وہ بچپن سے اس کے سامنے تھی۔ لیکن آج تک اس نے اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا۔ پھر آج کیوں۔
اس "کیوں" کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔

جس کے ساتھ ہمارا جوڑا بنا ہوتا ہے۔ وہ نظروں کے سامنے بھی ہو لیکن وقتِ مقررہ پر ہی آپ کے دل میں اس کے لیے چاہت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کو اور حضرت حوا علیہ السّلام کو بھی زمین پر دو الگ الگ جگہوں پر اتارا گیا. تاکہ وہ ایک دوسرے کو ڈھونڈ سکیں۔

اسی طرح ہر انسان کا جوڑا بنایا گیا ہے۔ جس کو ہر انسان ڈھونڈتا ہے۔ کبھی کسی میں تو کبھی کسی میں لیکن ملتا اِسی میں ہے۔ جس کے ساتھ بنایا گیا ہو۔

احمر نے اس سلسلے میں عرش اور بلال سے بات کرنے کا سوچا اور انہی خیالوں میں سو گیا۔

بلال نے ہر طرف اپنے رشتے کی خوشخبری پہنچادی۔ سب بلال کے لیے بہت خوش تھے کہ لائبہ نام کی بلا سے اِس کا پیچھا چھوٹا۔ بلال اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا تھا۔

جب احمر کمرے میں آیا۔

احمر بلال کو کمرے میں نہ پاکر وہ ٹیرس پر چلا گیا۔۔

"بلال مجھے تجھ سے ایک بات کرنی ہے؟"

'ہاں بول'

"میں بات کو گھما کر نہیں کروگا۔ میں ماہ نور سے محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں"

احمر نے ایک سانس میں پوری بات کی۔

"تیرا دماغ خراب ہے۔ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے"

'سچ بول رہا ہوں'

"عرش کو پتا چلا تو تیرا حشر بگاڑ دے گا۔"

"جب میں اُسے بتاؤ گا کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ تو وہ میرا ساتھ دے گا"

'تُو دیکھ لیں میں بھائی ہونے کے ناطے ہمیشہ تیرے ساتھ ہوں'

شکریہ۔

احمر نے بلال کو گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

عرش مقدس کو لے کر ہسپتال آیا تھا۔لیڈی ڈاکٹر کمرے میں مقدس کا چیک اپ کر رہی تھی۔ عرش باہر بیٹھا ہوا تھا۔ پانچ منٹ کے بعد مقدس عرش کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ڈاکٹر نے اپنی کرسی سنبھالی اور بولی۔

"کنگریچولیشنز آپ پاپا اور یہ چھوٹی سی ماما بننے والی ہیں۔"

عرش کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے کیا سنا۔

"کیا کہا آپ نے ڈاکٹر صاحبہ؟"

"میں نے کہا کہ آپ دونوں پیرنٹس بننے والے ہیں"

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔اور اٹھ کر باہر نکل گئی۔

عرش نے مقدس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

"شکریہ مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے۔"

مقدس مسکرادی۔

عرش نے سب کو دعوت دی۔احمر نے سوچا کے اسی خوشی کے موقع پر وہ ماہ نور کے حوالے سے بات کرلے گا۔۔

سب لوگ عرش کے گھر جمع ہوئی تھے۔گاؤں سے مقدس کے اماں ابّا کو بھی سپیشل بلایا گیا تھا۔

سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔جب احمر سکندر ایوب سے مخاطب ہوا۔

"ماموں مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟"

ہاں بولو۔

"ماموں میں آپ سے پہلی بار کچھ مانگنے جارہا ہوں۔امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے انکار نہیں کریں گے۔"

'بولو تو سہی بیٹا'

"ماموں میں ماہ کو پسند کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

پورے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔ تبھی عائمہ بیگم بولی۔

"جی بھائی صاحب مجھے بھی ماہ نور اپنے احمر کے لیے بہت پسند ہے۔ میں کبھی کہہ نہیں سکی کہ آپ منع نہ کردیں۔"

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ماہ نور گھر کی بچی ہے اور گھر میں ہی رہے گی۔ عرش تم کیا کہتے ہو۔"

سکندر ایوب عرش سے مخاطب ہوئے۔

'ابو جیسا آپ کو بہتر لگے۔ احمر اچھا لڑکا ہے۔مجھے ماہ نور کے لیے پسند ہے۔بس ایک بار ماہ نور سے پوچھ لیں"

لاؤنج میں ماہ نور کو بلایا گیا۔ماہ نور سے اس کی مرضی پوچھی گئی۔

'جیسا امی ابو اور بھائی کو بہتر لگیں۔'

"بیٹا تم اپنی رائے دو۔ تمہیں احمر پسند ہے کہ نہیں؟"

عرش بولا۔

احمر کا دل دھڑکن سو کی سپیڈ سے ڈھرک رہا کہ کہیں ماہ نور نہ نہ کر دیں۔

"جی مجھے پسند ہے۔"

احمر نے سکھ کا سانس لیا۔

ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ۔

ماہ نور لاؤنج سے چلی گئی۔ سب بڑے پھر سے باتوں میں معروف ہو گئے۔ انہی باتوں میں انہوں نے شادی کی تاریخ بھی رکھ لی۔ بلال اور احمر کی شادی اکھٹی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔۔ سب کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔

آج اتوار کا دن تھا۔ جب عرش کا فون بجا۔ صبح کے دس بجے فون کی بیٹ سے عرش کی آنکھ کھلی۔ مقدس کی آنکھ نہ کھل جائے اس لے عرش ٹیرس میں چلا گیا۔ پندرہ منٹ کے بعد عرش واپس آیا۔ مقدس کے برابر لیٹ گیا اور مقدس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ سوئی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ عرش نے مقدس کے گرد بازو حماںئل

کیا اور آنکھیں موند گیا۔ دوبارہ عرش کی آنکھ مقدس کی آواز پر کھلی۔ جو اس کے سر پر کھڑی اسے جگا رہی تھی۔

"اٹھ جائیں آپ نے آج شاپنگ پر لے کر جانا ہے۔ لیٹ ہو جائیں گے."

عرش اٹھ کر بیٹھا اور گھڑی پر ٹائم دیکھا۔ دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ عرش کو پتا ہی نہیں چلا کہ وہ اتنی دیر سو گیا۔ عرش فوراً اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔

عرش نے فریش ہو کر ناشتہ کیا اور تین بجے مقدس اور ماہ نور کو لے کر شاپنگ کے لیے نکل گیا۔

ان کی واپسی شام سات بجے ہوئی۔ شادی کی ساری شاپنگ مقدس اور ماہ نور نے آج ہی کر لی تھی۔ تینوں تھک گئے تھے۔ ماہ نور اپنے اور عرش اور مقدس اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔

اگلے دن لڑکوں نے شاپنگ پر جانا تھا۔ سب کی شاپنگ مکمل ہو گئی تھی۔

آج مہندی کا دن تھا۔ سب نے ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ عرش، بلال اور احمر نے واں ئٹ شلوار قمیض اور یلو کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔ تینوں بہت ہینڈ سم لگ رہے تھے۔

مقدس نے مسٹرڈ کلر کا شرارہ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ بالو کی فرنچ چوٹیاں کی ہوئی تھی۔

حسینہ نے یلو اور گرین کا کونبیوشن شرارہ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ بالو کو سٹریٹ کیا ہوا تھا۔

ماہ نور نے نے یلو اور پنک کلر کی کونبیوشن شرارہ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ پورے بالوں کی چوٹیاں کی ہوئی تھی۔ آگے سے دو لٹیں باہر نکالی ہوئی تھی۔

تینوں ایک سے بڑھ کر پیاری لگ رہی تھی۔

مہندی کا فنکشن شروع ہوا۔ مہندی کا فنکشن عرش کے گھر کے لان میں سجایا گیا۔

بلال اور حسینہ اور ایک صوفے پر بیٹھیا گیا۔ بلال خوش ہو گیا کہ آرام سے حسینہ کو دیکھ سکے گا۔ لیکن بیچ میں پردہ لگا دیا گیا۔

پردہ لگانے پر بلال جل کر رہ گیا۔ حسینہ کو دیکھنے کا سارا پلان چوپٹ ہو گیا۔

دوسرے صوفے پر بھی احمر کا یہی حال تھا۔ دور کھڑا عرش ان دونوں کی حالتوں سے واقف ہنس رہا تھا۔ بلال اور احمر کی نظر عرش پر پڑی تو وہ لوگ مزید چل کڑ گئے

سب سے پہلے دادو نے مہندی لگائی۔ اس کے بعد باقی بڑوں نے لگائی۔ عرش اور مقدس کی باری آئی۔ مقدس نے ماہ نور اور حسینہ کو مہندی لگائی اور بولی۔ ہمیشہ خوش رہو۔ عرش بلال کے برابر بیٹھ کر مہندی لگانے لگا اور بولا۔

'کیسا لگ رہا ہے۔ اپنے ارمانوں پر پانی پھیرتا دیکھ کر۔'

"یہ ساری کارستانی تیری ہے؟"

'ہاں۔ میں نے گھر والوں کو یہ ایڈیا دیا ہے کے پردہ بیسٹ رہے گا۔ تم دونوں چھچھوروں کے لیے۔'

"بیٹا مہندی کا فنکشن ہونے دے پھر تجھے بتاتے ہیں ہم دونوں۔"

احمر ساتھ والے صوفے سے بولا۔

اس کی بات پر عرش نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"دانت نہ نکال۔ مہندی لگا اور جا میں نہیں دیکھ سکتا تجھے۔ جس نے میرے ارمانوں کا خون کیا ہے۔"

بلال بولا۔

ہاں۔

احمر نے بلال کی پیروی کی۔

عرش دونوں کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ عرش نے دونوں کو مہندی لگائی اور سٹیج سے نیچے اتر گیا۔۔

مہندی کا فنکشن اختتام پر پہنچا۔ سب تھکے ہوئے اپنے اپنے کمروں کی طرف چل پڑے۔۔

اگلے دن سب کی آنکھ دوپہر بارہ ایک کے قریب کھلی۔ آج نکاح کا دن تھا۔ عرش تینوں لڑکیوں کو پارلر چھوڑ کر آیا۔ واپسی پر خود سیلون چلا گیا۔ بلال اور احمر پہلے ہی سیلون کے لیے نکل گئے تھے۔ لڑکیوں کو پارلر چھوڑنی کی ذمہداری عرش کو سونپی گئی تھی۔ تاکہ شادی سے پہلے دلہا دلہن ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں۔

شام پانچ بجے مقدس نے عرش کو فون کیا کہ وہ لوگ ریڈی ہو گئی ہیں۔ عرش تینوں کو لینے پارلر پہنچا۔ پہلے مقدس باہر نکلی۔ عرش نے مقدس کی طرف دیکھا۔ وہ ارد گرد دیکھنا بھول گیا۔ وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔ مقدس نے لاں ٹ پرپل کلر کی میکسی پہینی ہوئی تھی۔ بالو کا جڑا بنایا ہوا تھا۔ خوبصورت سا سیٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ عرش کی دنیا ہلا گئی تھی۔ عرش مقدس کی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

اتنے میں حسینہ اور ماہ نور بھی باہر آگئی تھی۔ تینوں گاڑی میں بیٹھی۔ مقدس آگے عرش کے ساتھ اور حسینہ اور ماہ نور دونوں پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

"ماشاءاللہ سے میری دونوں بہنے بہت پیاری لگ رہی ہے"

تھینک یو بھائی۔ دونوں نے کہا۔

گاڑی ہال کے باہر آ کر رکی۔ مقدس نے دونوں کو براڈل روم میں بیٹھا دیا۔ خود باہر آ کر کر مہمانوں سا استقبال کرنے لگی۔ مقدس ایک پلر کے پاس سے گزر رہی تھی جب کسی نے ہاتھ پکڑ کر مقدس کو اپنی طرف کھینچا۔ مقدس نے منہ سے چیخ نکلنے لگی ۔جب عرش نے مقدس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔ مقدس نے عرش کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

"آپ نے مجھے ڈرا دیا۔"

'بہت خوبصورت لگ رہی ہوں بیوی'

"شکریہ"

"آج شکریہ سے کام نہیں چلے گا۔"

'پھر کس سے چلے گا"

'آج رات ریڈی رہنا۔'

"کس لیے؟"

"ایک جگہ لے کر چلو گا اس لیے۔"

'اچھا اب میں چلتی ہوں اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا۔"

"یہی سوچا گا کہ اپنے شوہر سے تعریف کروا رہی ہیں۔"

'بہت باتیں بنانی آتی ہے آپ کو اب میں چلتی ہوں'

یہ کہہ کر مقدس اپنا ہاتھ چھڑوا کر چلی گئی۔

عرش نے ایک سرد آہ بھری۔

(ایک گھنٹے بعد)

دونوں جوڑوں کا نکاح ہو گیا تھا۔ حسینہ کو بلال کے اور ماہ نور کو احمر کے برابر بیٹھا دیا گیا۔ پہلے بلال نے حسینہ کے چہرا دیکھا۔ وقت تھم گیا۔ اس کی نظریں اس کے چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آج وہ دلہن بنی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

"روبرو ملو گی تو قاہل ہو جاؤ گی

دور سے ہم ذرا مغرور لگتے ہیں"

اچھا جی۔

ہاں جی

دیکھتے ہیں۔

شوق سے دیکھ لینا اب تا عمر تمہارا ہوں۔

حسینہ نے نظریں جھکالی۔

ڈیٹس نوٹ فئیر۔

حسینہ بس مسکرادی۔

اب احمر نے ماہ نور کا چہرا دیکھا۔ماہ نور نے نظریں جھکائی ہوئی تھی جیسے ہی اس نے نظریں اٹھا کر احمر کو دیکھا۔احمر ساکت رہ گیا۔وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ احمر کو اپنی قسمت پر رشک آنے لگا۔۔احمر نے ماہ نور کے کان کے قریب ہو کر کہا۔

"انت حبیب روحی

تم میری روح کی محبت ہو"

ماہ نور مسکرا دی۔

دو گھنٹے کے بعد دونوں کی رخصتی کر دی گئی۔

سب کی نئی زندگی کا سفر شروع ہوا چکا تھا۔

عرش کے کہے کی مطابق وہ مقدس کو لے کر سمندر پر آیا تھا۔ رات کا منظر بہت سہانا لگ تاروں بھرا آسمان اور وہ دونوں واک کرتے ہوئے۔ الگ ہی منظر لگ رہا تھا دونوں خاموشی سے واک کر رہے تھے جب عرش بولا۔

"میرے پاس تمہارے لیے ایک تحفہ ہیں۔"

کیا؟

عرش نے اپنی جیب سے ایک ریموٹ نکال اور بٹن دبایا۔ چاروں طرف لاں ٹیں جل اٹھی۔ منظر اور زیادہ خوبصورت ہو گیا تھا۔ عرش مقدس کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل پر

لک گیا اور مقدس کے لیے کرسی کھینچی۔ مقدس کو بیٹھا کر وہ اپنی کرسی پر براجمان ہوا۔

"مقدس میں چاہتا ہوں کہ ہماری پہلی اولاد بیٹی ہو"

'بیٹی ہو یا بیٹا ہو۔ ہمارے دونوں برابر ہو گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہیں۔ آپ یا میں اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔'

"جانتا ہوں۔ لیکن میرا بڑی چاہت ہے میں میری بیٹی ہوں"

'اور ایسا کیوں؟'

"اس لیے کے جب میں آفس سے آؤ تو وہ بھاگ کر مجھے سے گلے ملیں۔ میں اس کے ماتھے پر بوسہ دو۔ پھر جب وہ بڑی ہو تو میرے لیے دروازہ کھولے۔ بیٹی کو لے کر میری بہت سے خواہشات ہے۔"

'ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور بیٹی سے نوازے گے.'

ان شاء اللہ۔

مقدس سمندر کی لہروں کو دیکھ رہی تھی جب عرش بولا۔

"تمہیں پتا ہے۔"

کیا؟

"کل دقتہ قلب فینی لک قصیدہ"

مطلب!!!!

میرے دل کی ہر ڈھرکن تمہارے لیے غزل لکھتی ہے

کون سی؟

"اتنی غزلیں ہیں میں تمہیں کون سی سناؤ"

'کوئی بھی سنادیں۔'

سنو۔

ہمم

یوہی وہ اپنے حسین پل گزارنے لگے۔

آج آخری فنکشن تھا یعنی ولیمہ۔ ولیمہ بہت خوبصورت سے ہوا تھا۔ تینوں لڑکیوں خوبصورت لگ رہی تھی اور تینوں لڑکی ہینڈسم لگ رہے تھے۔ ولیمے کی رات دونوں جوڑوں نے ہنی مون پر جانا تھا۔ اس لیے ولیمہ کا فنکشن جلدی ہو گیا۔ بلال اور حسینہ دبئی جا رہے تھے۔ احمر اور ماہ نور نے لندن جانا تھا۔ سب گھر والے ان کو سی آف کرنے آئے تھے۔

دونوں کی فلائٹ پرواز کر چکی تھی۔

(آٹھ مہینے بعد)

عرش آفس سے آیا تو مقدس کچن میں تھی۔ عرش کچن میں گیا۔

"تمہیں کتنی بار منع کیا ہے کہ کچن میں مت آیا کرو۔ ملازمہ کس لیے رکھی ہے۔"

'وہ میں بیٹھی بیٹھی بور ہو گئی تو سوچا کچن میں آجاؤ۔'

"چلو کمرے میں۔"

اچھا۔

عرش مقدس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے کر جا رہا تھا۔ مقدس کا لاسٹ منتھ چل رہا تھا۔ وہ گولو مولو سی بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

حسینہ بھی پریگنٹ تھی۔ اس کا چوتھا منتھ چل رہا تھا۔ وہ کام کرنے کی کوشش بھی کرتی تو بلال منع کر دیتا۔

ماہ نور کا تیسرا منتھ چل رہا تھا۔ ایک دفعہ ماہ نور کچن میں احمر کے لیے چائے بنانے گئی۔ چائے احمر کو ابھی دی ہی تھی کہ وہ سلپ ہونے لگی تھی۔ احمر اس کی اس لاپرواہی پر اس کے ساتھ بہت تلخ لہجے میں بولا تھا۔ ماہ نور اس دن بہت روئی تھی۔ پھر احمر نے ماہ نور سے معافی مانگی تھی۔ وہ اوور ریکٹ کر گیا تھا۔

چہرے خوبصورت ہوں یا نہ ہو لیکن مرد کا لہجہ خوبصورت ہونا چاہیے
کیونکہ عورت سب کچھ بھول سکتی ہے مگر تلخ لہجہ کبھی نہیں بھول سکتی۔

ماہ نور نے اس دن کے بعد بہت سنبھل کر رہنا شروع کر دیا تھا۔ اگر وہ اس دن گرتی تو وہ اپنا بچہ کھو بیٹھتی۔ وہ اوپر سے بلا کچھ اور ظاہر کرتی ہو۔ لیکن دل میں احمر کی شکر گزار تھی کہ اس نے اس کو پکڑا۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔ جب مقدس کو پین ہونا شروع ہوئی۔ عرش مقدس کے بلانے پر اٹھا۔ مقدس کی درد برداشت سے باہر نکل رہی تھی۔ عرش نے فوراً مقدس کو اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھا دیا۔ وہ مقدس کو لے کر ہسپتال جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے سب کو انفوم کر دیا تھا کہ وہ مقدس کو لے کر ہسپتال جا رہا تھا۔ سب نے آنے کا کہا۔

عرش نے ہسپتال کے باہر گاڑی روکی۔ وہ مقدس کو لے کر اندر آیا۔ لیڈی ڈاکٹر فوراً مقدس کو روم میں لے کر گئی۔ عرش باہر ویٹ کر رہا تھا۔ جب سب لوگ آتے دیکھائی دیے۔ سب نے مقدس کا پوچھا۔ عرش نے آپریشن تھیٹر کی طرف اشارہ کیا۔

آدھے گھنٹے کے بعد ڈاکٹر باہر نکلی اور عرش کی طرف بڑھی۔

"مبارک ہو آپ کو بیٹی ہوئی ہے۔"

عرش کو لگا اس نے دنیا فتح کر لی ہے۔ بیٹی ہوتی ہی رحمت ہے اور آج عرش کو رحمت سے نوازا گیا تھا۔

"کیا میں اپنی بیوی اور بیٹی سے مل سکتا ہوں؟"

'ان کو روم میں شفٹ کر دی پھر آپ مل سکتی ہیں۔'

عرش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مقدس کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ عرش روم میں آیا۔ مقدس آنکھیں موندے لیٹے تھی۔ عرش نے اپنی گڑیا اور اٹھایا اور اس کے سر پر بوسہ دیا۔ آج عرش اتنا خوش تھا کہ اگر کوئی اس سے دنیا بھی مانگتا تو وہ خوشی خوشی دینے پر راضی ہو جاتا۔

عرش گڑیا کو لے کر مقدس کے پاس آیا۔ مقدس نے گڑیا کو پکڑا۔

"شکریہ مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے۔ یہ بلکل تمہاری طرح ہے۔ پیاری کی ڈول کی طرح۔"

عرش نے مقدس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

مقدس مسکرادی۔

"میں اس کا نام یمنہ (yumna) رکھوں گا۔"

"بہت پیارا نام ہے۔

یمنہ عرش سکندر"

مقدس نے نام دھرایا۔

باقی سب بھی کمرے میں آئے۔ سب نے دونوں کو مبارکباد دی۔ سب کو یمنہ نام بہت پسند آیا تھا۔ سب لوگ بہت خوش تھے۔ یمنہ کو کبھی کوئی پکڑ رہا تھا تو کبھی کوئی

وہ بہت پیاری تھی۔ حسینہ اور ماہ نور بھی بہت خوش تھی۔ بہت جلد وہ بھی اس خوشی سے دوبالا ہونے والی تھی۔۔

ختم شُد